مرغ بازی

امین کامل کے حالات زندگی اور ادبی کارناموں پر روشنی ڈال کر اپنی ذاتی رائے تحریر کیجئے:

محمد امین کامل ۱۹۲۴ء میں ضلع کولگام کے ایک گاؤں کاپرن میں پیدا ہوئے۔ گریجویشن کے بعد علی گڑھ سے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی۔ سرینگر میں وکالت کرنے لگے۔ دو سال اردو لیکچرر کے طور پر بھی کام کیا۔ ۱۹۵۸ء میں ریاستی کلچرل اکادمی کے کشمیری شعبہ کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔

امین کامل نے ادبی زندگی کا آغاز اردو زبان میں شعر گوئی سے کیا پہلے توفیق تخلص کیا کرتے تھے۔ کامل نے زبان و ادب کی خاطر عمر بھر کام کیا اور بیک وقت شاعر، صحافی، ناول نگار، افسانہ نگار اور ڈرامہ نگار بھی رہے۔ آپ کا شمار کشمیری زبان و ادب کے چوٹی کے شعرا اور ادبا میں ہوتا ہے۔ آپ نے کئی انعامات حاصل کئے ہیں جن میں کلچرل اکیڈمی ایوارڈ، پدم شری شامل ہیں۔

مشق

افسانے میں چند ایسے محاورات تلاش کیجئے جو مستورات سے مخصوص ہیں

چہرے پر حیا کی لالی چھا جانا، جھٹک کے جھمکے لہرانا، چاندی کے آویزے لہرانا، زبان چلنا، جگر چھلنی کر دینا، تن بدن میں آگ لگنا، طاعون ہو جانا، خون کھول اٹھنا۔

مختصر جواب

۱) مرزا ظاہر دار بیگ کا حلیہ تحریر کیجیے۔

ج) مرزا ظاہر دار بیگ کا رنگ زرد ہے، آنکھیں کرنجی، چھوٹا قد، دبلا ڈیل اپنے تیئں بہت بنائے سنوارے رہا کرتے ہیں۔ مرزا کو جب دیکھو، پاؤں میں ڈیڑھ حاشیے کی جوتی، سر پر ٹوپی اور سرخ پائجامہ پہن کر بازار میں چھم چھم کرتے چلتے تھے۔

۲) مرزا ظاہر دار بیگ کو جمعدار سے کیا تعلق تھا؟

ج) جمعدار مرزا کے دور کے نانا تھے۔ مرزا کی ماں بیوہ ہوگئی تو جمعدار نے اُس کا تکفل اپنے ذمہ لیا۔

۳) کلیم پر چوری کا الزام کیسے لگا؟

ج) مسجد میں کلیم کی ٹوپی، جوتی، رومال، تکیہ دری اور جو کچھ بھی اس کے بدن پر تھا چوری ہوگیا۔ کلیم سیدھا مرزا کے مکان پر گیا اور اپنا تعارف ظاہر کرنا چاہا تاکہ منہ ہاتھ دھونے کو پانی اور بدن کو چھپانے کے لئے کچھ ملے۔ گھر والے نے جب تکیہ دری کے بارے میں پوچھا تو کلیم بہت جکڑا یا اور اندر سے آواز آئی "مرزا زبردست بیگ ارے دیکھنا یہ ابزلوند کہیں چل نہ دیں۔ دوڑ کر تکیہ دری تو اس سے لے لو"۔

کلیم یہ سن کر بھاگا اور زبردست نے چور چور کرکے کلیم کو پکڑ لیا اور تھانے لے گیا۔

۴) مرزا ظاہر دار بیگ نے چنے کے بارے میں کون سی حکایت سنائی ہے؟

ج) چنا ایک بار حضرت میکائل کی خدمت میں فریاد لے کر گیا کہ یا حضرت میں نے ایسا کیا قصور کیا ہے کہ جیسے جیسے ظلم مجھ پر ہوتے ہیں کسی اور پر نہیں ہوتے میں مویشیوں کے شکم کا ایندھن بنتا ہوں، چکی میں پستا ہوں۔ غرض شروع سے آخر تک مجھ پر بہت ساری آفتیں نازل ہوتی ہے۔ چنے کا حضرت میکائل کے دربار میں اس طرح چپڑ چپڑ سُن کر حاضرین دربار اس قدر ناخوش

ایک آرزو - علامہ اقبال

خلاصہ

نظم ایک آرزو علامہ اقبال کی ایک مشہور اور خوبصورت نظم ہے علامہ اقبال دُنیا کے فتنہ، شور وغل، خود غرضی سے تنگ آ گئے ہیں اور اس زندگی سے ملول ہو کر دور جا کر تنہائی اور خاموشی کے عالم میں گزارنا چاہتے ہیں جہاں وہ دنیا کی تمام پریشانیوں سے نجات پا کر آزاد ہو کر قدرت کے حسین نظاروں کے درمیان پرسکون زندگی گزار سکیں۔ تنہائی کے اس عالم میں وہ دُنیا کے لوگوں کو بھلانا نہیں چاہتے اور رات کے اندھیرے میں گھرے ہوئے مسافروں کیلئے اُمید کی کرن بننا چاہتے ہیں۔ وہ اس تنہائی کے عالم میں رات کے پچھلے پہر رو رو کر خدا سے ان لوگوں کی ہدایت کے لئے دُعا کرنا چاہتے ہیں جو غفلت میں پڑے اپنی زندگی ضائع کر رہے ہیں۔

مختصر جواب طلب سوالات

۱) درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے:-

۱) آغوش میں زمین کے سویا ہوا ہو سبزہ   پھر پھر کے جھاڑیوں میں پانی چمک رہا ہو

گل کی کلی چٹک کر پیغام دے کسی کا   ساغر ذرا سا گویا مجھ کو جہاں نما ہو

علامہ اقبال دنیا کے فتنہ، شور وغل سے تنگ آ گئے ہیں اور یہ خواہش کرتے ہیں کہ کہیں کسی پہاڑی میں جا کر زندگی گزاریں جہاں زمین پر سرسبز گھاس ہو جھاڑیوں پر پانی کے قطرے موتیوں کی طرح چمک رہے ہوں۔ اقبال فرماتے ہیں کہ وہ ایسی جگہ ہو جہاں پھول کی کلی مجھے کسی کا پیغام دے اور پیالے میں ہی مجھے ساری دُنیا نظر آئے۔

۲) شاعر دُنیا کی محفلوں سے کیوں اُکتا گیا ہے۔

شاعر دنیا میں ہو رہے فساد سے اُکتا گئے ہیں اور اُن کا دل بجھ گیا ہے

۳) نظم ایک آرزو میں شاعر کیا چاہتا ہے؟

شاعر چاہتا ہے کہ وہ اس فساد سے بھری دنیا سے دور جا کر تنہائی اور خاموشی کے عالم میں اپنا وقت گزارے۔